صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 27 اگست 2012ء بمطابق 8 شوال 1433ہجری بعداز دوپہر چار بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

أَلَآ إِنَّ أَوۡلِیَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡیَحۡزَنُونَO ٱلَّذِینَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ یَتَّقُونَO لَهُمُ ٱلۡبُشۡرَىٰ فِی ٱلۡحَیَوٰةِ ٱلدُّنۡیَا وَفِی ٱلۡأَخِرَةِ لَا تَبۡدِیلَ لِكَلِمَـٰتِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِیمُO وَلَا یَحۡزُنكَ قَوۡلُهُمۡ إِنَّ ٱلۡعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِیعًا هُوَ ٱلسَّمِیعُ ٱلۡعَلِیمُ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِیم۔

(ترجمہ): یادرکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ (ناک واقعہ پڑنے والا) ہے اور نہ وہ (کسی مطلوب کے فوت ہونے پر) مغموم ہوتے ہیں وہ اللہ کے دوست ہیں۔ جو ایمان لائے اور (معاصی سے) پرہیز رکھتے ہیں۔ ان کیلئے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (منجانب اللہ خوف و حزن سے بچنے کی خوشخبری ہے (اور) اللہ کی باتوں میں (یعنی وعدوں میں) کچھ فرق ہوا نہیں بڑی کامیابی ہے۔اور آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں تمام تر غلبہ اور قدرت بھی خدا کیلئے (ثابت) ہے وہ (ان کی باتیں) سنتا ہے (اور ان کی حالت) جانتا ہے (وہ آپ کا بدلہ ان سے خود لے گا۔و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تھوڑا سا یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے، یہ چھٹیاں ہو جائیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: جناب محمد علی خان صاحب 27-08-12؛ محمد انور خان صاحب 27-08-12 و 28-08-12؛ ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب 27-08-12؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 27-08-12؛ سمیع اللہ خان علیزئی 27-08-12 اور ارباب محمد ایوب جان صاحب 27-08-12 تو

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
2. Dr. Zakirullah Khan;
3. Mr. Ghani Dad Khan; and
4. Haji Qalandar Khan Lodhi.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker:

1. Major (Rtd) Basir Ahmad Khattak;
2. Mr. Muhammad Javed Abbasi;
3. Ms. Shazia Aurangzeb;
4. Ms. Noor Sahar;

5. Dr. Zakirullah Khan; and
6. Mufti Said Janan.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بی بی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

قبائلی علاقہ جات پر ڈرون حملے

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پچھلے کچھ دنوں سے جو ڈرون حملے ہو رہے ہیں اور ان ڈرون حملوں میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں، ہمارے قبائل کے بے گناہ لوگ، ان کیلئے یہاں پر دعا کرائی جائے اور ہم ان ڈرون حملوں کی، میں ذاتی طور پر اور اپنی پارٹی کی طرف سے بھی اس کی مذمت کرتی ہوں اور امریکہ کو ہم بتانا چاہتے ہیں کہ آپ بے گناہ لوگوں کو کیوں مارتے ہیں؟ جہاں سے کہ Resistance ہے تو وہ ختم ہو جائے گی اور وہاں سے اور لوگ دہشت گرد بن کے نکلیں گے اور جناب سپیکر صاحب، میں آج ہی آپ کو ایک قرار داد دیتی ہوں اسی ہاؤس میں اور میں اب یہاں سے چاہتی ہوں کہ تمام قبائل جو کہ ہمارے تمام ملک کا ایک سرمایہ ہیں اور بغیر تنخواہ کے حفاظت کر رہے ہیں ہماری سرحدوں کی، میں یہاں پہ صوبہ قبائلستان کا مطالبہ کرتی ہوں اور وہ قرار داد جو ہے، میں آپ کے دفتر میں ابھی داخل کرا دوں گی اور میں چاہتی ہوں کہ یہ قرار داد آئے اور ہمارے جتنے بھی قبائل کے لوگ ہیں، سات ایجنسیاں ہیں، چھ ایف آرز ہیں، وہاں کے لوگوں کو تو اپنا ایک صوبہ ملے، جہاں پہ ان کی اپنی ایڈمنسٹریشن ہو، جہاں پہ وہ اپنے ترقیاتی کام کروا سکیں، اپنا ان کا ایک چیف منسٹر ہو، اپنی صوبائی اسمبلی ہو اور وہ اپنے کام کروا سکیں کیونکہ ان کے ایم این ایز اور ان کے سینیٹرز جو ایک دفعہ Elect ہو جاتے ہیں، وہ پھر اسلام آباد جا کے بیٹھ جاتے ہیں، وہ پھر ان لوگوں کا پتہ بھی نہیں کرتے، تو میں یہاں سے صوبہ قبائلستان کا مطالبہ کرتی ہوں، اس صوبائی اسمبلی سے اور یہ قرار داد اگر یہاں پہ منظور کی جائے تو ان قبائلوں کی محرومیوں کا ازالہ ہو گا جن کو نہ تو ترقی مل رہی ہے، نہ ہی وہاں پہ ایجوکیشن سسٹم کوئی اتنا اچھا ہے اور نہ ہی وہاں پہ اور ضروریات ہیں، تو میں یہاں پہ صوبہ قبائلستان کا مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ انہی ڈرون حملوں سے، اور جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اور پوائنٹ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ یہاں پہ اپوزیشن لیڈر صاحب موجود ہیں اور ہم سب لوگ یہاں پہ موجود ہیں، ہمیں جا کر وزیرستان کا دورہ کرنا چاہیئے اور ان تمام قبائل کے مشران، وہ ہمیں وہاں پہ عزت بھی دیں گے، ہمیں سیکورٹی بھی دیں گے اور ہم ان کے ساتھ مل بیٹھ کے، ان کے تمام مطالبات کا پتہ کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا ہے؟ ابھی تک

ہم اندھیرے میں ہیں کہ کہاں سے لوگ آتے ہیں اور کہاں سے مارے جاتے ہیں اور ڈرون حملے کیوں ہو رہے ہیں؟ ہم امریکہ کو تنبیہ کرنا چاہتے ہیں، صوبہ خیبر کی طرف سے کہ خدا کیلئے یہ ڈرون حملے بند کر دے اور اگر انہوں نے کہیں نشاندہی کرنی بھی ہے تو ہماری افواج پاکستان اتنی صلاحیت رکھتی ہیں کہ اگر ان کو تمام Facilities دے دی جائیں تو کم از کم بے گناہ لوگ تو بیچ میں نہیں مریں گے، تو جو گناہگار ہونگے، ان کو سزا ملے گی۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: محترم سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ نگہت بی بی نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، یہ انتہائی اہم ہے جی اور میں نے اس پہ آپ کے یہاں پر اسمبلی میں، ڈرون حملوں پہ بھی اور شمالی وزیرستان کے آپریشن کے حوالے سے جو باتیں ہو رہی ہیں، اس پہ بھی، میں نے دونوں پہ تحریک التواء جمع کی ہے اور ساتھ جو برما میں مسلمانوں کا قتل عام اور ان کے گھروں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے، چونکہ سپیکر صاحب، پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور سب اسلامی ممالک میں ایک ایسا ملک ہے جو کہ سب مسلمانوں کی نظر میں ایک انتہائی طاقتور، ایٹمی قوت ہے اور کہیں پہ بھی جب کسی مسلمان پہ کوئی تکلیف ہوتی ہے، کوئی مصیبت میں ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں پاکستان کی طرف ہوتی ہیں کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ یقین جانیئے، وہ صورتحال جو ہم دیکھ رہے ہیں، وہاں پر برما میں مسلمانوں پہ جو مظالم ہو رہے ہیں اور آپ دیکھیں کہ یہاں پر قبائلی علاقوں میں جب ہم امریکہ سے احتجاج کرتے ہیں اور ان کو دفتر خارجہ والے طلب کرتے ہیں یہاں پہ، تو وہ مزید اس کا جواب ہمیں اس طرح دیتے ہیں کہ اگر ایک ڈرون حملہ ہوتا ہے تو اس دن وہ چار ڈرون حملے کرتے ہیں اور وہاں پر قبائلیوں میں ابھی ایک تو وہ لوگ ہیں جو مر رہے ہیں، ایک وہ لوگ ہیں جن کی ڈرون حملوں سے بینائی ختم ہو رہی ہے، مہلک بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں، جانور ختم ہو رہے ہیں اور یقین جانیئے، چونکہ میرا اپنا ضلع اور میران شاہ یا میر علی میں بہت کم فاصلہ ہے، بیس تیس منٹ میں آپ جا سکتے ہیں، وہاں پر ابھی باغات جو ہیں، باغات بالکل اجڑ رہے ہیں اور وہ سوکھ رہے ہیں اور وہاں پر پانی جو ہے، ابھی وہ زہریلا ہو رہا ہے تو یہ کہاں کی انسانیت ہے کہ اگر کہیں بھی ایک ایسا آدمی چھپا ہوا ہے اور آپ اس کو تلاش کرواتے ہیں تو اس کے پیچھے آپ پوری انسانیت کا خاتمہ کرواتے ہیں، وہاں پر آپ جانوروں کو مرواتے ہیں اور وہاں پر آپ انسانوں کا قتل عام کرتے ہیں، وہاں پر آپ زمینوں کو غیر آباد کرتے ہیں تو خدا کیلئے

مجھے آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان سے بڑے ادب کیساتھ گزارش ہے کہ اگر آپ Allow کریں، ٹھیک ہے کہ قبائلی علاقہ وفاقی حکومت کے ساتھ ہے لیکن پھر بھی ہمارا خون ہے، وہ ہمارے پشتون بھائی ہیں اور قبائلیوں کی ساری نظر وہاں اسلام آباد سے زیادہ یہاں پشاور میں اس اسمبلی کی طرف، آپ کی طرف، ہماری حکومت کی طرف اور ہمارے ممبران اسمبلی کی طرف ہے تو اسلئے میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ اگر یہ ہاؤس آپ Allow کرتے ہیں اور یہ میرے ساتھ اس پہ Agree ہے تو ہم ایک متفقہ قرارداد پاس کر لیں کیونکہ یہ اس پارلیمنٹ کی، جو وہاں سے قرارداد پاس ہوئی ہے، اس کی بھی توہین ہے اور ہم بین الاقوامی دنیا پہ ایک پریشر Develop کر لیں کہ یہاں پر پورے پاکستان کے لوگ، قبائلی علاقوں کے لوگ، خیبر پختونخوا کے لوگ ابھی ایک ہی بات کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پلیز ڈرون حملے بند کئے جائیں اور اگر اس میں تھوڑا سا اضافہ ہو تو میرے خیال میں افغانستان میں، پورے پاکستان میں یا خیبر پختونخوا میں جب امن آئے گا تو اس میں امریکہ کا جو وہاں افغانستان سے نکلنا ہے، یقین جانیئے اگر افغانستان سے امریکہ اعلان کر لے کہ ہم نکل رہے ہیں اور کسی اسلامی فوج کا انتظام کیا جائے کہ وہاں پر افغانستان ان کے حوالے کیا جائے، پاکستان میں نہ دھماکے ہونگے اور نہ افغانستان میں ہونگے بلکہ اسی طرح یہ پورا پاکستان خوشحال ہوگا تو ایک تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوسرا اگر ہاؤس اجازت دے تو سب پارلیمانی لیڈرز بیٹھ کر ایک قرارداد تیار کریں اور دوسرا یہ بھی کہ یقین جانیئے ابھی میرا ضلع بنوں اس سے لگا ہوا ہے، شمالی وزیرستان سے اتنے لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں کہ بنوں میں کوئی گھر نہیں مل رہا ہے، وہاں پر ان کیلئے کوئی سایہ نہیں ہے، وہاں پر لوگوں کی جو گاڑیاں آ رہی ہیں اور وہاں پر ابھی وہ غیر تمند لوگ، وہ قبائل کے سردار لوگ، وہ پشتون لوگ، ان کی خواتین ابھی ٹینٹوں کی تلاش میں ہیں۔ اگر آپریشن ہوا شمالی وزیرستان میں، یقین جانیئے، میں اس ایوان میں آج یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا لال مسجد سے بھی زیادہ Reaction ہوگا اور یہ پورا پاکستان ایک اس طرح لاوا بن جائے گا، تو یہ دو تین چیزیں جو ہیں، چونکہ اس اسمبلی پہ ہمارے قبائل کی نظریں ہیں، ہمارے بھائیوں کی نظریں ہیں اور ہماری پختون بہنوں، عورتوں، ماؤں اور بیٹیوں کی نظر بھی اس پہ ہے کہ اگر ہم میران شاہ سے آ رہے ہیں تو یہاں پر ہم کس کے گھر جائیں گے؟ بنوں میں تو وہاں پر ابھی کوئی گھر نہیں مل رہا ہے، وہاں پر کرایے بھی بڑھ گئے ہیں تو یہ دو چیزیں، میرے خیال میں اگر ہم مل بیٹھ کر سب سیاسی پارٹیاں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، کہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے خلاف ہم یہاں پر ایک قرارداد لائیں کہ وزیرستان کے آپریشن سے

گریز کیا جائے اور دوسرا یہ ہے کہ جو ڈرون حملے ہیں، وہ فوری طور پر بند ہونے چاہئیں۔ اس پہ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس معزز ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے میری باتیں بڑے غور سے سنیں اور مجھے امید ہے کہ آپ ہمیں Allow کریں گے کہ ہم متفقہ ایک قرارداد لائیں، ایک شمالی وزیرستان آپریشن کے خلاف اور دوسرا وہاں پر ڈرون حملوں کے خلاف۔ تھینک یو۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، دو دو منٹ۔ حاجی قلندر خان لودھی صاحب! آپ بولیں لیکن دو دو منٹ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ہم مشکور ہیں نگہت اورکزئی صاحبہ کے کہ انہوں نے ایک بڑے اہم مسئلے کو اجاگر کیا یا اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا، جس پر درانی صاحب نے بھی بڑی تفصیلاً بات کی۔ جناب سپیکر، پاکستان کے مسلمان ہوں یا ساری دنیا کے مسلمان ہوں، ان کی حیثیت ایک جسم کی ہے، چاہے وزیرستان میں ڈرون حملے ہوتے ہیں، یہاں آپریشن کے ذریعے بہانے بہانے سے لوگوں کو مارا جاتا ہے یا برما میں مسلمانوں کو، یہ سب جو ہے، ہم سب کا دکھ ہے اور یہ ایک بڑی دکھی بات ہے۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر، میں یہ نہیں سمجھتا کہ امریکہ جو اپنے آپ کو ٹیکنالوجی کا بڑا چیمپیئن سمجھتا ہے، ایبٹ آباد میں اسامہ بن لادن کو وہ تلاش کر سکتا ہے تو وہاں پر اگر چند لوگ ہیں کسی جگہ پر اس کیلئے ڈرون حملے کر کے عام لوگوں کو، عام آبادی کو کیوں تباہ کر رہا ہے؟ اس میں اس کے پاس سیٹلائیٹ، جتنے بھی اس کے پاس سسٹمز ہیں، تو ایک آدمی ہوتا ہے اگر کوئی ایسا دہشت گرد ہے، تو اس کیلئے ہماری گورنمنٹ کے تعاون سے آپریشن کیا جا سکتا ہے تو اپنے زور پہ، نہ گورنمنٹ اس کو مانتی ہے، قومی اسمبلی میں قرارداد اس کے خلاف ہوئی ہے کہ ڈرون حملے نہیں ہونے چاہئیں، سارے پاکستانی، سارے مسلمان یہ چاہ رہے ہیں، باوجود اس کے وہ اپنی بدمعاشی سے ڈرون حملے کر رہا ہے، تو اس کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں جی اور اس کیلئے ہم سب یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس پر ایک قرارداد ہماری پاس کی جائے۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جو باتیں مجھ سے پہلے معزز اراکین نے کی ہیں، میں بھی اس میں، ڈرون حملوں کے حوالے سے ہمارے پورے ملک کے اندر ایک تشویش پائی جاتی ہے اور بار بار امریکہ سے اپیل بھی کی گئی ہے اور کہا بھی گیا ہے اور ابھی دفتر خارجہ میں بھی بلا کر کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر، شاید میری بات کچھ دوستوں کو پسند نہ بھی آئے لیکن میرا مؤقف اس میں بڑا کلیئر ہے کہ ہم کشکول لیکر جب کھڑے ہوتے ہیں اور جب نہ صرف ہاتھ پھیلاتے ہیں، کسی سے کوئی چیز مانگتے ہیں بلکہ پھر اس کے بعد اس سے اپنی کوئی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ بات بڑی مشکل ہو جاتی ہے۔ میرا تو اپنا خیال یہ ہے کہ ہم نے پچھلے ساڑھے چار سال میں اس کشکول کو توڑنے کی کوشش نہیں کی اور اس گورنمنٹ کی پالیسیوں کی ناکامی کی وجہ سے آج Situation اس طرح کی بنی ہوئی ہے کہ ہمیں اپنی اکنامک پالیسی کو بھی کسی اور کو مدنظر رکھتے ہوئے، کسی اور کے مرہون منت رہتے ہوئے بنانا پڑتا ہے اور پھر اس کے بعد اگر ہم یہ کہیں کہ وہ اپنی مرضی ہم پر نہ جتائیں تو یہ بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ جناب سپیکر، جس وقت تک ہم اپنے اکنامک حالات کو ٹھیک نہیں کرتے، ہم اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش نہیں کرتے، اپنے مسائل کو جو کہ شاید ہمارے اپنے Created ہیں، ان کو Solve کرنے کی کوشش نہیں کرتے، اس ملک کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی Situation کو ٹھیک کرنے کی کوشش نہیں کرتے، اس ملک کے اندر جو بیروزگاری ہے، اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس ملک کے اندر جو بجلی، پانی، ہر قسم کے مسائل اس وقت ہمیں درپیش ہیں، وہ باتیں جو ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے یورپ کے Dark ages کے حوالے سے، اس طرح کے حالات جو ہمارے ملک کے اندر ہیں، جس وقت یہ حالات ہونگے اور ہم کشکول کسی اور کے سامنے رکھ کر ان سے مدد مانگیں گے تو پھر ان کو دفتر خارجہ بلائیں یا نہ بلائیں، ہم قرارداد پیش کریں یا پیش نہ کریں، میرے خیال میں اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑے گا لیکن ہمیں اپنی بات ضرور پہنچانی چاہیئے اور ساتھ ساتھ جناب سپیکر، میں یہ بھی درخواست کرونگا کہ پچھلے چار سال سے میں اور بہت سے اس ایوان کے ہمارے جو دوست اور ساتھی ہیں، وہ اس گورنمنٹ سے آپ کی وساطت سے، اس ایوان کی وساطت سے اپیل کرتے رہے کہ ہم نے اپنے افغان بھائیوں کو یہاں پر پناہ دی مشکل وقت میں، جس وقت وہ مشکل میں تھے، ان کو تکالیف تھیں، ان کیلئے مصیبت تھی، آج ہمارے وہ حالات نہیں ہیں کہ ہم ان کی اور خدمت کر سکیں، اسلئے خدارا اس کے اوپر بھی سوچیں کہ اب ان بھائیوں کو واپس ان کے گھروں کو بھیجا جائے اور ہمارے اپنے لوگوں پر کچھ رحم کیا جائے۔ جن حالات سے یہ ملک اور بالخصوص ہمارا یہ صوبہ اس وقت دوچار ہے، اس میں شاید وہ بھی ایک Major factor ہے۔ شاید یہ مسئلہ حل ہو تو بیرونی طاقتوں کی بھی ہمارے اوپر جو یہ مہربانی ڈرون حملوں کی صورت میں بار بار ہو رہی ہے، وہ بھی نہ ہو۔

جناب سپیکر، میں اس قرارداد کے خلاف نہیں ہوں لیکن میرا باتیں کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہمیں ان ساری چیزوں کے پس منظر میں بھی جانا چاہیئے کہ کیوں ہو رہا ہے اور کیسا ہو رہا ہے؟ بہت بہت شکریہ۔

<u>A Member:</u> Well done.

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> Thank you very much۔ جناب سپیکر، چونکہ یہ بہت اچھی تجویز اپوزیشن نے دی ہے، ہم اگر ایسی بات کسی بزنس پر کریں، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بہت ہی اچھی تجاویز دی ہیں کہ اس پر سارے بیٹھ کر اگر ایک ریزولیوشن لائی جائے تب اس پر بات کرنے کا کوئی فائدہ ہوگا کیونکہ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر ہم گھنٹوں بھی بات کریں گے تو شاید یہ، یہاں اس کا کوئی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ مائیک آن کریں جاوید عباسی صاحب کا۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> تو بہتر جناب سپیکر، یہ ہے کہ یہ بہت ضروری ہے اور اب جناب بشیر بلور صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں تو سارے پارلیمانی لیڈرز بیٹھ کر اس کیلئے ایک سخت قرارداد اب یہاں سے ڈرافٹ بھی ہونی چاہیئے اور اس پر بات بھی ہونی چاہیئے۔ جو ڈرون اٹیکس عرصہ دراز سے ہمارے ان علاقوں پر ہو رہے ہیں، ہماری تمام حکومتیں کہتی ہیں کہ یہ ہماری Sovereign Country ہے اور اس کی Violation ہو رہی ہے۔ وہ روز آتے ہیں اور ہم کہتے ہیں، ہم چلاتے ہیں کہ یہ Violation ہے، یہ Constitution کی Violation ہے، یہ ایک آزاد خود مختار ملک ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس دن، مجھے تو یہ شک ہے کہ اگر آج ان کو یہ پتہ چل گیا کہ خیبر پختونخوا اسمبلی میں یہ بات ہوئی ہے تو ایسا نہ ہو کہ پہلے ایک کرتے تو آج دو Attacks کرنا شروع کردیں کہ جب بھی اسلام آباد میں بات ہوئی ہے، جب بھی دفتر خارجہ میں بات کیلئے بلایا گیا ہے، جب بھی نیشنل اسمبلی میں بات ہوئی ہے، جب بھی پراونشل اسمبلی میں بات ہوئی ہے تو ڈرون میں ہمیشہ انہوں نے اضافہ کیا ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں ضرور فیڈرل گورنمنٹ کو آج یہ ریکویسٹ بھیجنی چاہیئے، ہمیں انہیں کہنا چاہیئے کہ اب وہ ایک پالیسی بنائے، اب وہ باہر نکلے، اب بالکل اختتام ہونے والا ہے، پانچواں سال جاری ہے، آج نہیں پتہ کہ ہماری پالسی کیا ہے؟ ایسا نہ ہو جناب سپیکر، کہ اب پھر ایک دفعہ کوئی وکی لیکس آئے اور وہ کہے کہ جو حکمران تھے، وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ہم باہر سے چلائیں گے اور اندر سے ہم نے اجازت دی ہوئی تھی کہ بے شک Attacks جاری رکھیں، کہیں ایسا تو نہیں ہو رہا؟ تو جب تک یہ پالیسی واضح نہیں ہوگی کہ ڈرون کیوں ہو رہے ہیں؟ اور پھر ایک دفعہ تو (بات) یہاں تک بھی گئی تھی کہ ہماری Armed forces نے کہا تھا کہ اگر حکومت ہمیں اجازت

دیدے تو ہمارے پاس اتنی Capacityاور Capability ہے کہ ہم ان کو گرا سکتے ہیں، تو اگر وہ گرا سکتے ہیں تو اب یہ وقت ہے کہ وہ روز آکر ہمارے لوگوں کو مارتے ہیں، ہمارے ملک کی Sovereignty کو Violate کرتے ہیں، ہمارے ملک پر یہ Attack کرکے واپس چلے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، تو ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، ہم اس Attack کی بھی جناب سپیکر، بھرپور مذمت کرتے ہیں جو ستائیسویں رمضان کی رات کو یہاں ہمارے کامرہ کے اندر کیا گیا ہے، ہماری Armed forces پر جو لوگ آکر حملہ کرتے ہیں، ہم اس کی بھی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس میں یہ بات بھی جناب سپیکر، شامل کی جائے کہ وہ لوگ جو اس ملک کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں، وہ لوگ جو کسی اور کے اشارے پر اس ملک کے جو Sovereignادارے ہیں، ان پر Attacks کر رہے ہیں، جناب سپیکر، کتنی بڑی قربانیاں ہماری Law Enforcement Agencies نے دی ہیں، پولیس نے دی ہیں، فوج نے دی ہیں، ہمارے ایم پی ایز شہید ہوئے ہیں، ہمارے لوگوں کو شہید کیا جارہا ہے تو وہ قوتیں بھی کونسی ہیں؟ تو آج وقت آگیا ہے کہ ہم سارے کھڑے ہو کر ان کی بھی پرزور مذمت کریں اور ان کے بارے میں بھی کہیں کہ وہ دہشت گرد ہیں اور اس ملک کی Sovereignty کو وہ بھی تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کوئی Drone attacks سے جتنی تباہی کر رہا ہے، اس سے بڑھ کر یہ لوگ ہمارے اوپر جو Attacks کر رہے ہیں، ان کے بارے میں بھی ہماری ایک پالیسی ہونی چاہیئے۔ جو نگہت بی بی نے کہا ہے کہ ٹرائبل ایریا ایک علیحدہ صوبہ، ہماری پالیسی، ہماری جماعت نے بھی کہا ہے، اگر یہ ٹھیک ہے، یہ ایسا معاملہ ہو سکتا ہے تو ہم نے بھی ہزارہ کیلئے قرارداد لائی ہوئی ہے، وہ قرارداد بھی اس کیساتھ Take up کی جائے جناب سپیکر، اور اگر یہ قرارداد بھی متفقہ طور پر ہو جائے تو کیوں نہیں؟ اب پنجاب نے قرارداد پاس کر دی ہے کہ پنجاب کے اندر دو اور صوبے بنائے جائیں تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اب مجھے بہت شدید افسوس ہوا ہے جو کمیٹی مرکز میں بنائی گئی ہے، اس میں صرف انہوں نے سرائیکی صوبے کیلئے کہا ہے کہ کمیٹی بنائی گئی ہے، کاش اس میں ہزارہ اور یہ ٹرائبل ایریا کو بھی شامل کر دیا جائے۔ میں پرزور مطالبہ کرتا ہوں جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے، اس حکومت کی وساطت سے کہ پاکستان کے اندر ایک Independent Commission بنایا جائے جو تمام صوبوں میں دیکھے کہ کہاں کہاں ایڈمنسٹریٹیو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> یونٹس بنائے جائیں تاکہ اس میں وہ تمام مسائل۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دوسری طرف، دوسری طرف چلے گئے۔ جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ جو اہم چیز ڈسکس ہو رہی ہے، اس کی وہ ختم ہو رہی ہے، وقعت ختم ہو رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں مشکور ہوں ساتھیوں کا جنہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ مسئلہ اٹھایا اور میرے خیال میں کوئی بھی مسلمان، کوئی بھی پاکستانی اور کوئی پختون اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ ہماری اسمبلی تو چھوڑیئے اوپر قومی اسمبلی سے بھی نہیں، پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس، دونوں کے مشترکہ اجلاس میں قرارداد پہلے سے پاس ہوئی ہے اور پاکستانی گورنمنٹ کی یہ واضح پالیسی ہے کہ اگر آپ کو کوئی ٹارگٹ چاہیئے تو ہمیں بتادیں اور ہم اس پر آپ کیساتھ ہونگے لیکن اس طرح کے جو حملے ہو رہے ہیں، جو زیادتی ہو رہی ہے، میں بھی ان کیساتھ متفق ہوں، اگر قرارداد لاتے ہیں تو ہم بھی ان حملوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ کی طرف سے، جی جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ میں اردو میں بات کرونگا کہ ہمارے عباسی صاحب بھی سن لیں۔ ڈرون حملوں کے جتنے یہ مخالف ہیں، اس سے زیادہ ہم مخالف ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پاکستان کی Integrity, sovereignty اور آزادی پہ حملے ہیں اور کسی ملک کو یہ اجازت ہم نہیں دیتے کہ وہ ہمارے ملک میں اس قسم کے ڈرون حملے کرے اور خاصکر افسوس کی بات یہ بھی ہے، ہماری اتنی بد قسمتی بھی ہے کہ یہاں فرقہ واریت اتنی زور سے بڑھ رہی ہے کہ لوگوں کو، گاڑیاں کھڑی کرا کے، اتار کر اور ان کے شناختی کارڈ دیکھ کر ان کو شوٹ کیا جاتا ہے، یہ کونسا اسلام ہے، یہ کونسا پاکستان ہے اور یہ کونسے لوگ ہیں جو ایسا کام کرتے ہیں؟ سپیکر صاحب، افسوس کی بات یہ ہے کہ آج ہم ڈرون حملوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ کل چوبیس گھنٹے کے بعد یہاں ایک بلاسٹ ہوتا تھا، پھر چھتیس گھنٹے کے بعد ایک بلاسٹ ہوتا تھا، پھر اڑتالیس گھنٹے کے بعد بلاسٹ ہوتا تھا، اللہ کا شکر ہے کہ آج وہ حالات نہیں ہیں مگر ہمارے کامرہ جیسی جگہ پر بھی حملے ہو رہے ہیں اور پھر دہشت گرد خود Accept بھی کرتے ہیں کہ ہم کر رہے ہیں اور پھر بھی ہمارے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ دہشت گرد نہیں، باہر سے کوئی کر رہا ہے۔ تو ایک آدمی خود اس کو Accept بھی کرتا ہے اور ہم اس کو Contradict کرتے ہیں۔ ایک آدمی وہاں مارا جاتا ہے وزیرستان میں، جہاں سے ہم پہ حملے ہوتے ہیں، پھر اس کی نماز جنازہ ہماری ایک

پارٹی کے بہت بڑے لیڈر جاکر پڑھاتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے بچے مر رہے ہیں، ہماری مسجدوں میں بلاسٹ ہو رہا ہے، ہماری امام بارگاہوں میں بلاسٹ ہو رہا ہے، ہماری ہسپتالوں میں، ہمارے جنازوں میں، ہمارے بازاروں میں اور ہماری گلی کوچوں میں، اور پھر بھی وہاں پر جو بندہ مر جاتا ہے تو اس کو ہیرو بناکر پیش کیا جاتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے سپیکر صاحب، کہ جیسا کہ میرے بھائیوں نے کہا، ہم ڈرون حملے کے Hundred percent مخالف ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ نہ ہو اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بھی یہ کرتا ہے، میرے بھائی نے کہا کہ کشکول توڑیں تو تب بات بنے گی، دیکھیں، امریکہ ایک سپر پاور تو ہے اور یہ کیسے سپر پاور بنا ہے؟ وہ ایک بہت بڑی تاریخ ہے کہ جب Russia کو Disintegrate کیا گیا تو اس کے بعد واحد ایک ہی بدمعاش جو رہ گیا ہے اب دنیا میں، یہ امریکہ ہی ہے۔ اگر سویت یونین یہاں موجود ہوتا تو امریکہ کا باپ بھی آج افغانستان میں نہ آتا۔ اگر سویت یونین آج مضبوط ہوتا تو امریکہ کا باپ بھی آج مصر اور لیبیا میں، وہاں ہمارے مصر، لیبیا اور لبنان میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کا سب سے زیادہ فائدہ کس کو پہنچا ہے؟ مسلمانوں کو سب سے بڑا نقصان پہنچا ہے، اگر سویت یونین ہوتا تو آج ایسی بات نہ ہوتی، Balance of power برابر ہوتا مگر وہ Balance of power جس وقت تباہ ہو رہا تھا تو اس وقت ہمارے بزرگوں نے یہ کہا تھا کہ یہ روس اور امریکہ کی جنگ ہے مگر ہمارے کچھ لوگوں نے اس کو اسلام کی جنگ اور جہاد کا نام دیا تھا۔ آج حالت یہ ہے کہ امریکہ افغانستان میں خود موجود ہے اور اس کیلئے اب کوئی بھی جہاد کا اعلان نہیں کرتا۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے سپیکر صاحب، کہ ہم حالات کو دیکھ کر، سیاست اتنا آسان کام بھی نہیں ہے کہ ہر کوئی سیاست کی بات کرے، ہم یہ فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے اس وقت بھی یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ خدا کیلئے یہ نہ کریں، ایک دفعہ امریکہ آگیا تو پھر ساری دنیا پہ یہ غلبہ پانے کی کوشش کرے گا۔ ہم اپنے بھائیوں کے ساتھ Hundred percent اتفاق کرتے ہیں اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہاں پہ ڈرون حملے ہوں اور ہم بھی یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے گھروں میں بھی ہمارے بچے مریں، ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے صوبے میں بھی اس قسم کے بلاسٹس ہوں، ہم نہیں چاہتے کہ ہماری آرمی پہ، ہماری نیوی پہ، ہماری ائیر فورس پہ بھی اس قسم کے بلاسٹس ہوں اور لوگ آکر حملہ کریں۔ تو میری درخواست ہوگی کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، جتنی سخت سے سخت قرارداد ہماری اپوزیشن لیکر آئے، ان شاء اللہ ہم اس کو سپورٹ کریں گے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کرینگے کہ یہ سیاست اتنا مشکل کام ہے کہ آج ہم جو تکلیفات دیکھ رہے ہیں، یہ تیس سال کی پرانی باتیں ہیں جس وقت ضیاء الحق صاحب اس کو اسلام کا قلعہ

کہہ رہے تھے اور یہ جنگ جو کر رہے تھے ڈالروں پہ، آج اس کا یہ انجام ہے، ضیاء الحق صاحب نے بویا ہے اور آج ہم کاٹ رہے ہیں۔ اگر یہ حالات اس وقت نہ ہوتے تو آج ہمیں یہ کاٹنا نہ پڑتا، یہ ہمارے ہاں جو بلاسٹس ہو رہے ہیں، ہمیں یہ تکلیفیں نہ ہوتیں۔ میں ایک دفعہ پھر تمام ہاؤس کا شکر گزار ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ یہ جس قسم کی قرارداد لکھ کر آئیں، ان شاء اللہ صوبائی حکومت مکمل ان کے ساتھ، جوائنٹ قرارداد ان شاء اللہ پیش کریں گے اور ہمیں بتائیں تو ان شاء اللہ اس پہ ہمیں کوئی Objection نہیں ہوگی۔ جہاں تک میرے بھائی نے صوبوں کی بات کی ہے، ہزارہ صوبے کی بات ہے، اس پہ تو میں یہ کہونگا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ سوٹ پینٹ پہن کر سارے صوبے نہیں بنائے جاتے، آپ ذرا تکلیف کریں، جیل جائیں، خواری کریں اور اس کے بعد ان شاء اللہ ہزارہ صوبہ کی بات ہم کر سکیں گے، ہم سیاسی طور پر Accept کرتے ہیں، (تالیاں) ہم پولیٹیکل لوگ ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ جدوجہد کریں، ہمیں Convince کریں، ہم آپ کی بات مانیں گے مگر سوٹ (پہننے) پر نہیں ہوگا، جیل جائیں گے اور اس کے بعد ہوگا۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ دروازہ میں کھولتا ہوں آج آپ کیلئے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب! جتنے بھی معصوم بچے اور جو شہید ہوئے ہیں ان Drone attacks میں، ان کیلئے آپ تھوڑی دعائے مغفرت پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر دعا کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> جزاکم اللہ۔ یہ آپ سب پارلیمانی لیڈرز متفقہ جو بھی طریقہ آپ Adopt کریں ریزولیوشن کیلئے، وہ آپ بنا دیں تو پھر آ جائیں۔ میرے ایک معزز رکن بڑے عرصے بعد ہال میں تشریف فرما ہیں، جناب پرویز خٹک صاحب (تالیاں) کافی دنوں بعد آئے ہیں۔۔۔۔

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی مخدوم صاحب! کیا؟ بس یہ معاملہ تو ختم ہو گیا ہے۔

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ:</u> سر! ایک ضروری بات کی نشاندہی کرنی ہے سیلاب کے متعلق۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھوڑا سا ایجنڈا ہے، اس کے بعد پھر بولیں۔

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ:</u> دو منٹ اگر بولنے کی اجازت دے دیں تو میں عرض کروں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی مرید کاظم شاہ صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: شکریہ سر۔ سر، موجودہ بارشوں میں پورے پراونس میں تھوڑا نقصان ہوا ہے لیکن ڈیرہ اسماعیل خان میں خاصکر تحصیل پہاڑپور میں بہت بڑا نقصان ہوا ہے، جس میں فصلیں بھی تباہ ہوئی ہیں جی اور ہمارے پنیالہ کے پل کا ایک پشتہ بھی Damage ہو گیا ہے اور اس پل کو خطرہ ہے۔ میں ریونیو منسٹر صاحب اور دوسرے اپنے حکام سے یہ عرض کرتا ہوں کہ صوبے کے جن جن علاقوں میں بھی فلڈ آیا ہے اور نقصان ہوا ہے، ان کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور فوری ان پشتوں کی تعمیر کی جائے جی۔

جناب سپیکر: جی ریونیو منسٹر صاحب۔ ابھی ایجنڈا رک جائے گا، ایک موشن پہ سب آ جائیں، ایک موشن دے دیں۔ جی ریونیو منسٹر صاحب! اس کی نہیں، پورے صوبے کی بات کریں۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال): مخدوم صاحب نے جو بات کی ہے، اس کے علاوہ ٹانک میں، نوشہرہ میں اور اسی طرح ہزارہ ڈویژن میں مختلف جگہوں پہ بارشوں سے نقصان ہوا ہے، اس کیلئے پورے صوبے سے رپورٹس منگوا رہے ہیں، صرف دو دن کے اندر اندر ان شاء اللہ یہ ساری انفارمیشن یہاں صوبے میں آ جائے گی اور اس کے بعد اس پہ Decision لیا جائے گا اور ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد اسمبلی میں اس کو پیش کریں گے؟

وزیر مال: ہاں جی، ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Ms. Noor Sahar Bibi, Syed Jaffar Shah and Mr. Asif Bhatti, to please move their joint privilege motion No. 182 in the House, one by one. یا ایک بندہ پیش کرے۔ جی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو سپیکر صاحب۔ بحیثیت چیئرپرسن اور ممبران قائمہ کمیٹی برائے اسٹیبلشمنٹ کہ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کی قائمہ کمیٹی کی مجالس میں بار بار دعوت کے باوجود شرکت نہ کرنا، وزیر قانون صاحب کی طرف سے، وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے خصوصی ہدایات کو نظر انداز کرنے اور مورخہ 5 جولائی 2012 کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے اور سپیشل سیکرٹری کا یہ کہنا کہ وہ بیمار ہے، بعد ازاں معلوم کرنے پر سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کا دفتر میں موجود ہونے پر نہ صرف ہمارا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا مذکورہ دونوں افسران کے خلاف کارروائی کی جائے اور اس استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور صحیح انکوائری کرنے کے بعد رپورٹ پیش کی جائے۔

سپیکر صاحب! ایک دو منٹ مجھے دے دیں۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جب سے ہم نے اسٹیبلشمنٹ کمیٹی کا چارج سنبھالا ہے، میرے خیال میں دو میٹنگز میں سیکرٹری صاحب آئے ہیں، اس کے بغیر کسی اور نے تکلیف نہیں کی کہ وہ کمیٹی کی میٹنگ میں آجائے۔ ہماری ایک سپیشل درخواست پر ہمارے منسٹر صاحب آئے ہوئے تھے، انہوں نے بھی ریکویسٹ کی کہ آئندہ کمیٹی کی میٹنگ میں ضرور سیکرٹری صاحب تشریف لائیں گے اور اس کے باوجود جب آئندہ اجلاس ہم نے بلایا، ان کیساتھ میں اسلام آباد میں خود ملی ہوں اور ان سے میں نے ریکویسٹ کی کہ براہ کرم آپ آیا کریں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں آجاؤں گا، پھر جب کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا اور سب ممبران آگئے تو جب پوچھا گیا کہ کیوں نہیں آئے؟ کہتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں مگر جب ہم نے دفتر میں اسمبلی کے Through inform کیا تو وہ دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اگر وہ دفتر میں بیٹھ سکتے تھے تو یہاں پر آنے میں ان کو کیا تکلیف تھی؟ میرے خیال میں وہ اس کمیٹی کو کمیٹی ہی نہیں سمجھتے۔ سپیکر صاحب، میں تو یہی Suggestion دیتی ہوں کہ اگر اس کمیٹی کو یہ کمیٹی نہیں سمجھتے اور ہم اس اسمبلی اور صوبے کا پیسہ فضول خرچ کریں تو اس سے اچھا ہے کہ یہ کمیٹیاں ہی ختم کی جائیں، یہ بھی فارغ ہو جائیں گے اور ہم بھی فارغ ہو جائیں گے۔ اگر ہم اجلاس بلاتے ہیں تو اپنے پرسنل ایشوز کیلئے نہیں بلاتے بلکہ اس صوبے کے عوام کیلئے بلاتے ہیں اور اگر اس کو اہمیت نہیں دیتے تو میرے خیال میں ان کمیٹیوں کو ختم کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سید جعفر شاہ صاحب۔ سید جعفر شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب جعفر شاہ</u>: ٹھیک ہے جی، انہوں نے پیش کیا تو ہم متفق ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ان سے متفق ہیں۔ آصف بھٹی صاحب! ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب آصف بھٹی</u>: صحیح ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: Okay۔ جی گورنمنٹ کی طرف سے، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: میں سپورٹ کرتا ہوں جی، ان کی اس موشن کو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thanks. Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Members, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his privilege motion No. 184.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر، لیکن آنریبل منسٹر ہائیرایجوکیشن صاحب موجود نہیں ہیں تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو پینڈنگ کریں اور جب وہ آجائیں تو پھر اس کو لے لیں۔

Mr. Speaker: Deferred for next day. Alhaj-Habib-ur-Rehman Tanoli Sahib, to please move his privilege motion No.185.

الحاج حبیب الرحمان تنولی: شکریہ۔ میں اس معزز ایوان میں یہ پریویلج موشن پیش کرتا ہوں کہ مجھے بطور چیئرمین ڈیڈیک کمیٹی مانسہرہ، سرکاری پک اپ نمبر 1249 ملی ہوئی ہے اور تین سال کی Per trip ڈیزل بھی ماہانہ ملتا ہے۔ مورخہ 2 اگست 2012 کو یہ گاڑی میری فیملی کے افراد کو لیکر ایبٹ آباد کنٹونمنٹ سے گزر رہی تھی کہ ڈاکٹر مصطفیٰ، اے ایس پی ایبٹ آباد نے گاڑی کو روکا۔ فیملی کے افراد کو اتار دیا اور گاڑی کے اوپر لگی ہوئی نیلی بتی جو کہ ضلع ناظم کے وقت سے لگی ہوئی تھی، کو اتار لیا اور پریس اور فوٹو گرافر کو بلا کر گاڑی کی بتی کی فوٹو گرافی کرائی اور پریس ریلیز بھی جاری کی جو کہ تین اگست کے 'آج' اخبار میں شائع ہوئی جو کہ میں نے لف بھی کی ہے۔ گاڑی کو تقریباً ایک گھنٹہ تک کھڑے کئے رکھا اور اس طرح جان بوجھ کر فرعونیت کا مظاہرہ کیا، اس کی اس حرکت سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ میری تحریک استحقاق کو کمیٹی کے حوالہ فرمایا جاوے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: بالکل جی، یہ واقعہ سن کے ہمیں بڑا افسوس ہوا لیکن یہ صرف اپنے ممبرز کی انفارمیشن کیلئے تاکہ ایسے واقعات Future میں رونما نہ ہوں، یہ ہے کہ اس کیلئے Rule 154 ہے۔ موٹر وہیکل رولز، ایم وی آر کے نیچے یہ ایمرجنسی لائٹس یا ہوٹرز صرف ایمبولینس یا پولیس کی گاڑیوں کیلئے ہے، تو براہ مہربانی اس قسم کی چیز سے اجتناب کیا جائے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: نہیں، تنولی صاحب! میں آرہا ہوں، میں سپورٹ کرتا ہوں تنولی صاحب کو، ان کی جو موشن ہے، میں بالکل سپورٹ کرتا ہوں لیکن میں نے صرف انفارمیشن کیلئے یہ بات کی تاکہ کسی اور کیساتھ اس قسم کا پرابلم نہ آئے، باقی ہم سپورٹ کرتے ہیں جی، بالکل۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of if it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

آنریبل لاء منسٹر صاحب کا کلیئر بیان یہی ہے کہ یہ Light ایمرجنسی سروسز اور ان چیزوں کیلئے ہوتی ہے تو وزراء صاحبان اور ہمارے ممبران صاحبان اس سے اگر تھوڑا سا اجتناب کریں تاکہ آئندہ کیلئے ایسے وہ نہ ہو، یہ Legally banned ہے، اجازت نہیں ہے، کسی کو بھی یہ لائٹ اوپر Wave کرنے کی اجازت نہیں ہے، باقی آپ کا ریفر ہو چکا۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: اس پہ اگر آپ اجازت دیں تو میں مزید بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس پہ کمیٹی میں آپ کریں گے نا؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: مجھے ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے، پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایجنڈا زیادہ ہے، پھر کسی اور وقت دے دیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Ms. Zubaida Ihsan, to please move her call attention notice No. 738 in the House; Zubaida Ihsan Bibi, please.

محترمہ زبیدہ احسان: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ دا خبره وکړمه چې لیډی ریډنگ هاسپټل زمونږه د دې صوبې د ټولو نه لوئے هاسپټل دے خو په دیکښې تر اوسه پورې د فیمیل ډاکټرز د پاره صحیح هاسټل نشته۔

جناب سپیکر: وہ آنریبل ہیلتھ منسٹر صاحب کہاں گئے، ہیلتھ منسٹر صاحب، وہ ادھر نظر آ رہے تھے، کہیں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: وہ منہ دکھانے کیلئے آ رہے ہیں؟ (قہقہے) کہاں ہیں ہمارے وزیر صاحب؟۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اچھا خواب میں دیکھ لیا؟ بی بی! وہ وزیر صاحب تو نہیں ہیں، کیا کرنا ہے؟ تھوڑا سا کل تک کیلئے چھوڑ دیں۔

محترمہ زبیدہ احسان: جی بالکل، او جی چې منسٹر صاحب وی نو بیا بہ ئے پیش کړو۔

Mr. Speaker: Pending, this is pending. وزیر صاحب کا اب وہ تو نہیں کر سکتے نا، کیا کریں؟

ہنگامی قانون بابت ایمرجنسی ریسکیو سروسز، مجریہ 2012ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, 'The Khyber Pakhtunkhwa Emergency Rescue Services Ordinance, 2012'. Honourable Law Minister Sahib, please.

Minister for Law: Sir, on behalf of honourable Chief Minister, I wish to present before this august House 'The Khyber Pakhtunkhwa Emergency Rescue Services Ordinance, 2012'. Thank you.

Mr. Speaker: It stands laid.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بورسٹل انسٹی ٹیوشنز، مجریہ 2012ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please Introduce before the House 'The Khyber Pakhtunkhwa Borstal Institutions Bill, 2012'.

Minister for Law: Thank you. Sir, on behalf of honourable Chief Minister, I wish to lay before this august House 'The Khyber Pakhtunkhwa Borstal Institutions Bill, 2012'.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

محترمہ شازیہ طہماس: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں؟

جناب سپیکر: شازیہ بی بی! ابھی خالی 'انٹروڈکشن' ہے۔

محترمہ شازیہ طہماس: جناب سپیکر، میں آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتی ہوں، اگر آپ اجازت دیں؟

جناب سپیکر: بول لیں، ایک منٹ بول لیں لیکن مجھے ایجنڈا، نماز کا ٹائم ہے جی۔

محترمہ شازیہ طہماس: سر! صرف آپ کے نوٹس میں ایک چیز لانی ہے کہ چھ مہینے پہلے یہی بل میں اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرا چکی تھی اور اس عرصے میں لاء ڈیپارٹمنٹ کیساتھ باقاعدہ Correspondence بھی ہوئی ہے اور دیگر Related departments کیساتھ بھی ہوئی ہے، یہ سیکرٹریٹ گواہ ہے کہ ان کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب ہمیں نہیں ملا ہے۔ اب اگر دوبارہ یہی بل ڈیپارٹمنٹ اٹھا کر اپنے نام سے لیکر آیا ہے تو پھر میں اس پہ Protest کروں گی گو کہ آج اس کا موقع نہیں ہے لیکن میں صرف آپ کے نوٹس میں یہ چیز لانا چاہ رہی تھی کہ Already چھ مہینے پہلے میرا یہ بل اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع ہو چکا ہے جسے اب لاء ڈیپارٹمنٹ خود لیکر آیا ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! سیکرٹریٹ کی طرف سے یہ بل بھیجا جا چکا تھا تو اس پہ کیوں کارروائی نہیں ہوئی اور آپ کا بل کیوں آج پیش ہو رہا ہے؟

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ یہاں پر اس قسم کی باتیں پہلے بھی کی گئی ہیں، حکومت جو بھی Legislation لیکر آتی ہے تو بعض لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ Borstal Institutions کے جو Laws ہیں، اس پر ہم نے دو تین سال کام کیا ہے، ابھی سے یہ نہیں ہے، ایک دن میں کوئی بنا نہیں سکتا اور اس میں کچھ NGOs نے بھی ہمارا ساتھ دیا ہے۔ Basically یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا بل ہے اور ان کی وجہ سے یہ چونکہ، دیکھیں جی حکومت نے جو بھی Legislation کرنا ہوگی، She is a treasury Member, how can she say کہ یہ حکومت یہ نہیں کر سکتی۔ باقی یہ بات کہ میں بل لائی ہوں یا یہ Copy کیا گیا ہے تو یہ ساری غلط باتیں ہیں۔ اس کے اوپر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے کام کیا ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ نے کام کیا ہے اور ان ہی کی وجہ سے، ان ہی کی شکایات کی وجہ سے تو ہم نے اسمبلی کے رولز آف بزنس میں تبدیلی لائی ہے تاکہ اگر Concerned administrative department منظوری نہیں دیتا کیونکہ پہلے 'پرائیویٹ ممبرز بلز' گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس میں دو دو سال تک Stuck up ہوتے تھے، جس میں ہم نے تبدیلی لائی ہے، ابھی اگر مہینے کے اندر حکومت اس میں کوئی مثبت جواب نہیں دیتی تو یہ Directly introduce کر سکتے ہیں، یعنی حکومت تو بیچ میں سے نکل گئی ہے، آپ کے سیکرٹریٹ کا کام ہے۔ کسی بھی پرائیویٹ ممبر بل کا حکومت Within one month اگر Sanction نہیں دیتی تو آپ لیکر آجائیں، They are allowed۔ تو اب یہ بات کرنا کہ میں نے یہ بل، پتہ نہیں میں نے ڈرافٹ کیا ہے، فلانا ڈینگانا، یہ ایسے ہی ساری غلط باتیں ہیں۔

جناب سپیکر: سیکر ٹریٹ کا جو جواب ہے، وہ یہی ہے کہ یہ چھ مہینے سے ادھر پینڈنگ تھا تو اس پہ کچھ نہ کچھ جواب آنا چاہیئے تھا۔ بے شک یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: نہیں نہیں، میں نے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! Thoroughly چیک کرنے کے بعد ایک بل گورنمنٹ ہی لاتی ہے لیکن اگر پرائیویٹ ممبر کو آپ Discourage کرتے ہیں تو یہ زیادتی ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: پرائیویٹ ممبر کو تو ہم نے Encourage کیا ہے جی اور ہم تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور جب آپ کی اپنی پارٹی، کولیشن گورنمنٹ سے ہو تو ان کو تو Encourage کرنا چاہیئے۔

وزیر قان: نہیں نہیں، یہ بالکل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پارلیمانی پریکٹس ہے۔

وزیر قانون: جی بالکل۔

محترمہ شازیہ طہماس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی! آپ بیٹھ جائیں، بس ختم ہو گیا جی، اس پہ میری رولنگ آ گئی۔

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Technical Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House ‘The Khyber Pakhtunkhwa Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012’. Honourable Minister for Technical Education, please.

وزیر قانون: زۂ بہ ئے پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib, on behalf of Minister for Technical Education, please.

Minister for law: Sir, on behalf of Minister for Technical Education, I wish to present before this august House, ‘The Khyber Pakhtunkhwa Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012’.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Mr. Speaker: Honourable Law Minister, on behalf of Minister Technical Education Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House ‘The Khyber Pakhtunkhwa Apprenticeship (Amendment) Bill, 2012’. Honourable Law Minister Sahib, please.

Minister for Law: I beg to lay before this august House 'The Khyber Pakhtunkhwa Apprenticeship (Amendment) Bill, 2012'.

(Applause)

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Honuorable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں ذرا Read کروں۔ Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Audit Reports on Accounts of 24 Districts, Governments of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2011-12.

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سر، میں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پہلے ہو جائے تو پھر آپ۔ عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے اس میں دو پوائنٹ آف آرڈر ہیں۔ جناب سپیکر، ایک تو آپ کا جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 ہے، اس میں صاف لکھا ہے، اس کی جو سیکشن 115 ہے جس کا اس رپورٹ میں انہوں نے ذکر بھی کیا ہے جناب سپیکر، اگر آپ ذرا اس رپورٹ کے سیکنڈ پیج پہ دیکھیں تو:

"The Audit Report is submitted to the Governor of Khyber Pakhtunkhwa in pursuance of Article 171 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, read with Section 115 of Khyber Pakhtunkhwa, Local Government Ordinance, 2001 (as amended) for transmission to the appropriate legislative forum".

جناب سپیکر، 2001 میں جو آرڈیننس آیا تھا، جس کے تحت جو لوکل گورنمنٹس بنی تھیں اور جس کے تحت جو لوکل گورنمنٹ الیکشنز ہوئے تھے جناب سپیکر، تو اس کی سیکشن 115 میں صاف لکھا ہے کہ جو آڈٹ رپورٹ ہو گی، وہ آڈٹ رپورٹ پراونشل اسمبلی کو جائے گی اور پراونشل اسمبلی سے وہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پاس جائے گی۔ جناب سپیکر، آج منسٹر صاحب جو پیش کر رہے ہیں، وہ 2011-12 کی جو رپورٹ ہے جناب سپیکر، اس پر آپ دیکھیں تو یہ 2011-12 کی رپورٹ ہمیں پیش کی جا رہی ہے حالانکہ 2002 میں الیکشنز ہوئے اور 2002 سے 2010-11 تک آٹھ نو سالوں کی-----

جناب سپیکر: بی بی! آپ تھوڑا سا ان کو، یہ بڑی ٹیکنیکل سی چیزیں ہیں، Legislation کے وقت بالکل لاء منسٹر صاحب کوئی نہیں چھیڑے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ان آٹھ نو سال کی رپورٹیں کدھر ہیں؟ آج ہمیں 2011-12 کی رپورٹ پیش کی جارہی ہے تو 2002 سے لیکر 2011-12 تک جو آڈٹ ہوا ہے، Provincial exchequer سے جو اربوں روپے نکلے ہیں اور وہ اربوں روپے یہاں لوکل گورنمنٹس پر خرچ ہوئے ہیں اور جو ان کے آرڈیننس میں لکھا ہے، یہ Constitution کے آرٹیکل 171 کے تحت Mandatory ہے کہ آڈیٹر جنرل ہر ڈسٹرکٹ کی ہر سال کی رپورٹ بنائے گا اور وہ رپورٹ پراونشل اسمبلی میں پیش ہوگی اور پھر پراونشل اسمبلی سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پاس جائے گی۔ جناب سپیکر، تو یا تو ہمیں بتادیں کہ گزشتہ آٹھ نو سال کی جو رپورٹیں ہیں، اگر یہ انہوں نے ابھی تک نہیں بنائیں تو آڈیٹر جنرل صاحب سے پوچھا جائے کہ آپ دس سال کے بعد ہمیں دسویں سال کی جو کہ آخری سال تھا لوکل گورنمنٹس کا، اس کی رپورٹیں تو دیتے ہیں اور گزشتہ نو سالوں کی رپورٹیں ہمیں نہیں دیتے تو اگر آپ نے نہیں بنائی ہے تو یہ تو ان کی ڈیوٹی تھی کیونکہ پراونشل گورنمنٹ نے اربوں روپے ہر سال ان لوکل گورنمنٹس کو دیئے ہیں۔ ایک تو جناب سپیکر، میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ آڈیٹر جنرل کی وہ رپورٹیں جو کہ گزشتہ رپورٹیں ہیں، وہ ابھی تک اس اسمبلی میں پیش نہیں کی گئیں، وہ ابھی تک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پاس نہیں گئیں، وہ ابھی تک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں، پراونشل گورنمنٹ کے جو Paras ہیں، جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، یہاں پر تو آپ نے ماشاءاللہ ریکارڈ قائم کیا ہے کہ بہت سی رپورٹیں ہماری پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے لی ہیں لیکن یہ جو 24 ضلعوں کی رپورٹیں ہیں اور دس سالوں کی رپورٹیں ہیں، یہ ابھی تک پیش ہی نہیں ہوئیں پراونشل اسمبلی میں اور دوسری جناب سپیکر، ابھی جب میں یہ رپورٹیں دیکھ رہا تھا تو اس اسمبلی میں آپ کا جو PAC Cell ہے جناب سپیکر، آپ کی جو پراونشل آڈٹ رپورٹیں ہوتی ہیں، وہ تو اس کیلئے بھی ناکافی ہیں اور جب آپ ان 24 ضلعوں کی ہر سال کی رپورٹیں اس PAC Cell سے کرائیں گے تو یہ تو ناممکن ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، اگر آپ دس دس پیرے بھی لے لیں تو 240-250 پیرے بنیں گے جو ایک مشکل کام ہوگا۔ تو جناب سپیکر، آپ سے میری درخواست ہوگی کہ آپ اس Cell کو تھوڑا سا Expand کریں تاکہ وہ ان رپورٹوں کو بھی لے سکے لیکن میری منسٹر صاحب سے درخواست ہوگی کہ آڈیٹر جنرل سے بات کریں کہ جو گزشتہ آٹھ نو سال کی رپورٹیں ہیں، وہ بھی اس اسمبلی میں پیش کریں۔

جناب سپیکر: یہ جو آپ نے Cell کی بات کی تو یہ واقعی مشکل ہے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کیلئے ممکن نہیں ہو گا کہ یہ اتنا بڑا کام، اس کیلئے Cell کو ہم Expand کریں گے لیکن تھوڑا سا ثاقب اللہ خان چمکنی کو بھی سنیں۔ جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کومه خبره چې مشر وکړه جی، زه دا سپورټ کومه جی خو دا دوه خبرې ډیرې ضروری دی۔ وړومبئ خو دا چې آئینی تقاضه دا ده، قانونی تقاضه دا ده چې دا ورستنی نهه چې دی کنه جی، دا به هم پیش کوی نو پکار ده چې دا پیش شی جی چې د دې ایوان دا تقاضه پوره شی۔ سیکنډ سر، د ټولو نه Important خبره دا ده چې خالی ستاسو PAC ته جی نور سب کمیټیانې راځی، انکوائریز راځی، په هغې کښې دوه درې PAC Cell سر، هغه کار کوی لګیا دی۔ زمونږه Verification سب کمیټی ده جی، داسې چې کوم انکوائریز دی، هغه سب کمیټی ده۔ سر، Possible نه ده چې په دیکښې ستاسو په دې Existing strength باندې هغه کار اوشی نو سر زما ریکویسټ دا دے چې د دې PAC Cell بلکه زما به دا هم ریکویسټ وی، که تاسو په دې باندې هم سوچ وکړئ، که یو Second PAC جوړوئ، تاسو ته پته ده سر چې په بعضې اسمبلیانو کښې دوه PACs چې یو Second PAC وی او هغه هم که تاسو Consider کولے شئ چې هغه هم Consider کړئ۔ په دیکښې کار ډیر زیات دے سر۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب اس Backlog کا کیا ممکن ہے، یہ تمام تو عذاب آیا، اب پی اے سی عذاب بن گئی ہے ہمارے لئے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! اس کا یہ ہے کہ آڈیٹر جنرل سے ہم رابطہ کریں گے جی، فنانس ڈیپارٹمنٹ رابطہ کرے گا اور چونکہ فنانس منسٹر صاحب ہیں نہیں، میرے خیال سے ہم زیادہ بہتر پوزیشن میں ہوتے اگر آج وہ Available ہوتے لیکن بہر حال میں ہاؤس کی Feelings ان کو Communicate کر دونگا کہ وہ جلد از جلد آڈیٹر جنرل سے رابطہ کریں اور ان نو سالوں کی جتنی بھی وہ ہیں، وہ لیکر آ جائیں اور اگر اجازت ہے تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Most welcome ji۔ یہ ذرا ضروری چیز ہے کل فنانس منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس میں ڈی جی آڈٹ ہوتا ہے اور کمال کی بات ہے کہ دس سالوں کی رپورٹس ہیں اور رپورٹیں ہی نہیں بنیں۔

جناب سپیکر: یہ فنانس منسٹر صاحب کل آئیں گے نا، یہ تو خالی Present کر رہے ہیں، Actual position فنانس منسٹر صاحب خود Explain کریں گے۔ جی آپ Present-----

وزیر قانون: بالکل جی۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا، ویسے ہی کریں گے۔

ضلعی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Minister for Law: I wish to lay before this august House that the Audit Reports of the Auditor General of Pakistan on Account of 24 District, Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2011-12 on behalf of the Finance Minister, thank you.

Mr. Speaker: It stands laid.

ضلعی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 12-2011 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Now the honourable Law Minister Sahib, on behalf of Finance Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the said Audit Reports may be referred to the Public Accounts Committee of the House. Honourable Law Minister Sahib, please.

Minister for Law: I wish to move that the said reports may be referred to the Public Accounts Committee, thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Audit Reports on Accounts of 24 Districts, Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2011-12 may be referred to the Public Accounts Committee of the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those-----

(قہقہے)

جناب سپیکر: آپ لوگ کس سوچ میں بیٹھے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی۔ عبدالاکبر خان! ایک تو آپ ایسی ٹیکنیکل چیزیں لے آتے ہیں اور مجھے تو یہ بھی قبول ہیں لیکن سمجھ نہیں آتی۔ دیکھو مفتی صاحب کھڑے ہو گئے، اب ذرا صبر کریں، یہ ختم کردوں۔ Those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the reports are referred to the Public Accounts Committee of the House.

عبدالاکبر خان! وہ ہم دیکھتے ہیں، اس کیلئے Cell کو بڑھائیں گے اور کچھ کریں گے جی، آپ کی Consensus سے۔ جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، ایسا ہے کہ آج کا جو ہمارا اجلاس ہے، یہ کافی عرصے کے بعد ہو رہا ہے، بجٹ اجلاس کے بعد یہ اجلاس ہو رہا ہے تو بہت سارے لوگوں کی نظریں اس پر ہیں کہ اجلاس میں کیا ہوگا؟ تو ایک اچھی بات ہماری بہن نگہت بی بی نے اٹھائی ہے اور تمام پارلیمانی لیڈرز نے اس کو تسلیم کیا ہے اور میں نے ایک قرارداد ڈرافٹ کی ہے، اس کی نوک پلک بھی ٹھیک کرائی یعنی ایسا مؤقف اختیار کیا ہے کہ تمام لوگوں کیلئے قابل قبول ہو۔ اب ہمیں خطرہ ہے کہ ہماری وہ قرارداد ڈرافٹنگ کیلئے گئی ہے اور آپ Adjourn کر لیں گے تو اگر اتنی مہلت دے دیں کہ ہم وہ قرارداد پڑھ لیں تو۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سر، مجھے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

مفتی کفایت اللہ: آپ اجازت دے دیں، میں اس پر بات کر لونگا اور اتنے میں وہ آ جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ تو بیماری سے اٹھے ہیں، آپ کی تو ہر بات ہم مانتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: جزاکم اللہ۔ جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو ذرا بولنے دیں، بس لودھی صاحب کو، آپ اپنی قرارداد جلدی لے آئیں نا لیکن یہ پارلیمانی لیڈر ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: د دې خلې نه خبره ځی جی۔

جناب سپیکر: جی؟

مفتی کفایت اللہ: د خلې نه خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه هغه شے هم راوړه، دا قرارداد خو د پارليمانی ليډرانو نه پرې لږ د ستخط هم واخله۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: هغوی جی کوی۔

جناب سپیکر: چې جوائنټ شی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: زه به ایوان مصروف کوم جی، هغه به راشی۔

حاجی قلندر خان لودھی: ابھی یہ بات کرتے ہیں، اس وقت تک وہ آ جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب! جب آپ نے مجھے فلور دیا ہے تو ذرا مجھے سن لیں۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔ لودھی صاحب!صرف دو منٹ۔ انہوں نے نماز پڑھ لی ہے، ہم نے نماز نہیں پڑھی، مفتی صاحب۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! کل کیلئے چھوڑ دیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: هغه اورنگزیب تلے دے راوړی ئے جی۔

جناب سپیکر: وایم سبا ته ئے کړه کنه۔

قائد حزب اختلاف: راوړی ئے جی، یو منټ کښېنې ئے راوړی۔

جناب سپیکر: څنګه چې ستاسو خوښه وی خو مونږ مو نه دے کړے، د مونږ ټائم دے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! آپ نے مجھے اجازت دے دی ہے۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ 20، 21 کو ہزارہ ڈویژن میں بہت زیادہ بارشیں ہوئی ہیں اور اس سے فلڈ آیا ہے تو جناب سپیکر، پورے ہزارہ ڈویژن میں ایک ایکسین ہے اور اس کو فرصت ہی نہیں مل رہی، ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب کا تعلق بھی ہزارہ سے ہے تو اس کو فرصت ہی نہیں ملی۔ 20، 21، 22 اور 23 کو میں نے ان سے کہا کہ بھئی ہمارا بھی علاقہ ہے، بہت بڑی تباہی اس میں بھی آ گئی ہے تو آپ ادھر بھی آئیں مگر وہ بالاکوٹ مانسہرہ سے فارغ نہیں تھا۔ جب وہ آیا تو اس کو میں نے کہا، اس نے مجھے ٹائم دیا تین بجے کا، تین بجے کا ٹائم دیا اور جب میں اس کے آفس آیا تو پھر وہ چلا گیا منسٹر صاحب کے Area میں۔ ان کا بھی بڑا نقصان ہوا ہوگا لیکن جناب سپیکر، ایبٹ آباد، خصوصاً ایبٹ آباد اور اس کیساتھ جو یونین کونسل ہے سلہڈ اور نیچے مسلم آباد تک یہ علاقہ Wash ہو گیا۔ آپ اس کو دیکھیں کہ وہاں جو دو درے تھے، اس میں پہاڑوں سے گاڑیوں سے بھی بڑے بڑے Stones آئے ہیں جس سے ہماری سلہڈ یونین کونسل کے مکان اور شہر کے مکان تباہ ہو گئے ہیں اور ساتھ ساتھ چار مساجد بھی شہید ہو گئی ہیں تو جناب سپیکر، میں ایکسین کو کہتا ہوں کہ یہ تین چار کلومیٹر کا راستہ ہے، آپ اس کا وزٹ کریں تو وہ ایک

سب انجینئر میرے ساتھ بھیجتا ہے اور اس کے بعد بھی جب اس کے آفس میں آیا ہوں تو جناب سپیکر، آپ-----

جناب سپیکر: بابک صاحب، لاء منسٹر صاحب، د دوئ جواب به ورکول وی، دا به ثوک-----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! مجھے اس کا جواب چاہیئے ہوگا۔ جناب سپیکر، اگر آج میں، یہ 20 اور 21 کو جو فلڈ آیا ہے تو اس سے اتنی زیادہ تباہی ایبٹ آباد شہر اور اس کے ساتھ جو ملحقہ یونین کونسل سلہڈ ہے، جس سے ایبٹ آباد کو لوگ داخل ہوتے ہیں، اس میں پہاڑوں سے جو بڑے بڑے پتھر آئے ہیں تو اس نے اس شہر کو اور اس کی چار مساجد کو تباہ کر دیا ہے جس میں بہت سارے لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ اس کا میں نے چھ گھنٹے تک وزٹ کیا ہے اور ایریگیشن کے اس ایکسیئن کو اتنی مہلت نہیں ملی کہ وہ وہاں چار کلومیٹر آئے، وہ اپنے منسٹر صاحب سے فارغ نہیں تھا اور آج میں جب اس کے دفتر گیا تو میں نے کہا، میری تو کوئی رپورٹ ہی نہیں گئی، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کو آپ شامل ہی نہیں کر رہے، آپ دو چار سکیمیں کر رہے ہیں، ہماری تو یہ تباہی بہت زیادہ ہے، ڈسٹرکٹ مانسہرہ یا ہزارہ ڈویژن میں اور بھی ڈسٹرکٹس ہیں تو ان سب کا آپ کریں۔ تو وہ مجھے کہتا ہے کہ میرے پاس گاڑی نہیں ہے۔ ہزارہ ڈویژن کے ایریگیشن کا ایکسیئن ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرے پاس گاڑی ہی نہیں ہے، میں پیدل جاؤں؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے کہہ دیتے گاڑی کا، میں آپ کو دے دیتا، کہتا ہے کہ میں پرائی گاڑیوں میں کیوں بیٹھوں؟ تو میری وہ ہے کہ اس کو گاڑی دیں، اس کو گاڑی یہاں کیلئے نہیں ہے، سلہڈ میں وہ نہیں جا سکتا تین چار کلومیٹر اپنے دفتر سے اور ستر کلومیٹر بالاکوٹ تک وہ جا سکتا ہے۔ تو اس قسم کا (افسر) اگر فلڈ میں آپ لائیں گے تو پھر بہت زیادہ، علاقے میں ایک افراتفری پھیل جائے گی، ایسا نہ ہو کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کو آپ محروم کریں اور پچھلی دفعہ جس طرح Earthquake میں ہمارے ساتھ ہوا ہے، اسی طرح یہ معاملہ بھی ہے جناب سپیکر، میں گورنمنٹ-----

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ستار خان صاحب۔ ستار خان!

حاجی قلندر خان لودھی: میں یہ کہتا ہوں کہ-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بس ہو گیا نا، آپ کا Explain ہو گیا۔ ستار خان صاحب! صرف دو منٹ۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے میرے پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے ٹائم دیا۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: میں اپنے ضلع کے حوالے سے آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ کوہستان میں جو Bus accident ہوا تھا، تاریخ کا بدترین واقعہ ہے کہ جس میں بہت سارے لوگ مارے گئے ہیں۔ دوسرا واقعہ جو بابو سر ٹاپ پہ ہوا ہے جس میں کافی لوگ مارے گئے ہیں گلگت بلتستان کے۔ جناب سپیکر، یہ دو روٹس جو ہیں، یہ بڑے Sensitive ہیں، بڑے حساس ہیں۔ میں نے اسی فورم پہ گزارش کی تھی کہ بجٹ میں اس کی سیکورٹی کیلئے جو فورس قائم کی گئی ہے اس بجٹ میں، آج تک اس کی تعیناتی نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے آج ہمیں وہاں پہ سیکورٹی کے مسائل پیش آ رہے ہیں۔ میں مختصراً آپ سے گزارش کرونگا، پورے ہاؤس سے گزارش کرونگا کہ چونکہ بار بار یہ واقعات ہمارے علاقے میں ہوتے ہیں اور کچھ بیرونی طاقتیں ہمیں بدنام کرنے کیلئے، مانسہرہ کو بدنام کرنے کیلئے اور کوہستان کو بدنام کرنے کیلئے حربے استعمال کرتی ہیں جو کہ تفتیش سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اس میں باہر کے لوگ ہیں، لہذا میں گزارش کرونگا کہ 150 بندوں کی یہ جو سیکورٹی فورس حکومت نے دی ہے، اس میں کوہستان کے مقامی لوگوں کو بھرتی کر کے یا جو بھی طریقہ کار ہوتا ہے، اس فورس کو جلد از جلد مطلب آپ ہمیں دے دیں تاکہ ہم اپنے ضلع کی، اور اپنے Etiquette کی حفاظت کر سکیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے، Internationally ہم بدنام ہوئے ہیں حالانکہ ہمارا کوئی بھی معاملہ ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جناب آنریبل بشیر بلور صاحب، دو مسئلے آ گئے ہیں، یہ بارشوں میں مسجدیں بہہ گئی ہیں، یہ جو لودھی صاحب بتا رہے ہیں۔ یہ سارے صوبے کی بات، بات ایک ہی ہے اور جو بسوں والا آپ نے ذکر کیا۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! جہاں تک ان کے یہ سیلاب کا پرابلم ہے۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی یو منټ، او د ربړه هغه جواب ور کوی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): مرید کاظم صاحب نے بھی فرمایا ہے اور میرے بھائی نے بھی کہا ہے تو یہ سیلاب کے بارے میں کمشنر ز صاحبان سے رپورٹ منگوالیں گے اور جہاں بھی کوئی پرابلم ہو توان شاء اللہ اس پر جلد سے جلد ایکشن لیا جائے گا۔ جہاں تک میرے بھائی نے واقعے کی بات کی ہے کوہستان میں یہ لولوسر میں جو کل ہوا، اس کے بارے میں آج کیبنٹ میٹنگ میں تقریباً دو گھنٹے تک بحث ہوتی رہی جس میں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ 150 لوگ جو ریٹائرڈ فوجی ہوں، ان کو وہاں بھیجیں گے اس علاقے میں جو اس کی Look after کریں گے اور Immediately چار ویگن ان کو دے دی گئی ہیں تاکہ وہ وہاں پر پٹرولنگ بھی کریں اور کوشش بھی یہ ہے کہ صبح آٹھ بجے سے پانچ بجے تک ایک کارواں کی شکل میں لوگ جائیں اور پھر کوشش ان شاء اللہ ہم یہ کرینگے کہ اس کارواں کو بھی ختم کرکے مکمل تحفظ دیا جائے گا ان کو، ہم نے Strengthen بھی ان کو کرنا ہے، جو ناران کا تھانہ ہے، جو مانسہرہ کا تھانہ ہے، وہاں پہ ان کو بھی Strengthen کرنا ہے اور ان شاء اللہ یہ جو حالات ہیں، اس کو ہم کنٹرول کرینگے اور اس میں ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ علماء صاحبان سے بھی بات کرینگے۔ ہم نے ریکویسٹ کی ہے گلگت بلستان حکومت سے بھی کہ وہ بھی شیعہ علماء اور سنی علماء کو بلاکر ان سے بھی بات چیت کریں تاکہ اس مسئلے کو اچھے طریقے سے حل کیا جائے Politically بھی، علماء کے ذریعے بھی اور حکومت کے ذریعے بھی اور پولیس کے ذریعے بھی، کیونکہ سارے کام جو ہیں، وہ پولیس کے نہیں ہوتے، کچھ نہ کچھ سیاسی لوگوں کا بھی کام ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں جو اختلافات ہیں، وہ ختم کئے جائیں۔ علماء صاحبان کو Contact کرکے ختم کئے جائیں۔ حکومت اس پہ پوری طرح غور بھی کر رہی ہے اور ہم ان شاء اللہ اس پہ جلد از جلد ایکشن بھی لیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مفتی صاحب! جو مجھے قرارداد پیش کی گئی ہے، اس پہ تو خالی بشیر بلور صاحب کے دستخط ہوئے ہیں، باقی کسی کے نہیں ہوئے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! وہ کر-----

جناب سپیکر: نہیں، میں بات یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کو اتنا آپ وہ نہ بنائیں، آپ جلدی میں نہ کریں، خیر ہے آرام سے صبح کرلیں۔ کل بھی آپ کو پورا موقع مل جائے گا-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، وہ نسوار کے کاغذ پہ آپ نے کر دیا ہے۔ وہ آپ نے Mini type، یہ پہلے اس طرح مشہور تھا نا۔

مفتی کفایت اللہ: خیر ہے جی، ایسا-----

جناب سپیکر: نہیں دیکھیں، میں نے ادھر آپ کی سہولت کیلئے کمپیوٹر والے بٹھائے ہیں، یہ آپ نے کیا کاغذ لایا ہے، یہ دو سو جگہوں کو جائے گا۔

مفتی کفایت اللہ: یہ تو جی-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بہت بڑی Poor drafting ہے، بہت Poor ہے۔

قائد حزب اختلاف: کل کر لیں جی۔

جناب سپیکر: ہاں کل کر لیتے ہیں۔ اس کو صحیح بنا دیں، یہ ان کو کہاں کہاں بھیجیں گے؟

The Sitting is adjourned for tomorrow till 04:30 p.m.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 28 اگست 2012ء بعد از دوپہر ساڑھے چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)